

14631 - حس#1740#; ن رضي الله تعالى#1740#; عنه كا سرکہاں دفن اورصحابہ كرام#1740#; قبركے علم ك#1740#; ك#1740#; ا اہم#1740#; ت ہے

سوال

سائل كا کہنا ہے کہ حسین رضي الله تعالى عنه كى قبركى جگہ كے بارہ ميں لوگوں كى رائے بہت ہى زيادہ ہيں ، اوركيا صحابہ كرام رضي الله عنہم كى قبر كے علم سے مسلمانوں كو كوئى فائدہ ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اس ميں لوگ حقيقى طور پراختلاف ركھتے ہيں ، ايك قول تو يہ ہے کہ انہيں عراق ميں دفن كيا گيا ، اوركچھ کہتے ہيں کہ وہ شام ميں دفن ہيں ، واقعتا وہ کہاں دفن ہيں يہ تو اللہ تعالى ہى جانتا ہے ۔

اورسر كے متعلق بھى مختلف اقوال ملتے ہيں ، كچھ تو يہ کہتے ہيں کہ وہ شام ميں ہے ، اوربعض كا يہ کہنا ہے کہ ان كا سر عراق ميں ہے ، اور يہ بھى کہا گيا ہے کہ وہ مصر ميں ہے ، اورصحيح بات تو يہ ہے کہ جو مصر ميں ہے وہ نہ تو ان كى قبر اور نہ ہى ان كا سر ہے بلکہ يہ ايك فاش غلطى ہے ۔

اہل علم نے اس كے متعلق كتابيں لكھيں ہيں جن ميں يہ بيان كيا گيا ہے کہ مصر ميں ان كى كوئى چيز بھى نہيں اور نہ ہى وہاں جانے كى كوئى وجہ ہى بنتى ہے ، ظن غالب يہى ہے کہ وہ شام ميں ہے اس ليے کہ ان كا سر يزيد ابن معاويہ كے پاس لے جايا گيا تھا جو کہ شام ميں تھا تو يہ نہيں کہا جاسكتا کہ اسے مصر لے جايا گيا تھا ، ياتو وہ شام ميں ہى دفن كيا گيا اور يابہر عراق ميں جہاں ان كا جسم تھا واپس كر ديا گيا ۔

بہرحال لوگوں كو اس بات كى كوئى ضرورت نہيں کہ وہ يہ معلوم كرتے پھريں کہ وہ دفن کہاں كيے گئے اور کہاں ہيں ، مشروع تو يہ ہے کہ وہ ان كے ليے دعائے مغفرت اور رحمت كى جائے ، اللہ تعالى ان كے گناہ معاف فرمائے اور ان سے راضى ہو وہ مظلوم ومقتول تھے ۔

ان كے ليے دعائے مغفرت ورحمت كرنى چاہيے اور ان كے ليے اللہ تعالى سے خير كثير كى اميد ركھنى چاہيے ، اور پھروہ اور ان كے بھائى دونوں ( يعنى حسن وحسين رضى الله تعالى عنہما ) نبى اكرم صلى الله عليه وسلم كے فرمان كے مطابق جنتى نوجوانوں كے سردار ہيں ۔

اب جس شخص کو ان کی قبر کا علم ہے وہ اس کے لیے دعا مغفرت کرتا ہے جس طرح کہ دوسری قبروں کی زیارت کی جاتی ہے تو وہ بھی اس کے بارہ میں بغیر کسی غلو اور عبادت کے دعا کرتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔

اسی طرح دوسرے فوت شدگان کی ان سے بھی سفارش طلب جائز نہیں اس لیے کہ میت سے کچھ مانگا نہیں جاسکتا بلکہ اگر وہ مسلمان ہو تو اس کے لیے دعائے مغفرت کی جاتی ہے کونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :  
( قبروں کی زیارت کیا کرو اس لیے کہ وہ تمہیں موت یاد دلاتی ہیں )۔

اب جو بھی حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما یا کسی دوسرے مسلمان کی قبر پر صرف اس لیے جاتا ہے کہ ان کے لیے دعائے مغفرت و رحم کی جائے تو یہ سنت ہے ، لیکن قبروں کی زیارت کا اگر یہ مقصد ہو کہ وہاں جاکر اس سے مدد و استعانت طلب کی جائے اور اس سے سفارش طلب کی جائے تو یہ غیر شرعی فعل بلکہ شرک اکبر ہے۔

اور اسی طرح قبر پر نہ تو کوئی عمارت مسجد و قبہ وغیرہ تعمیر کرنا جائز ہے اور نہ ہی چراغان کرنا اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

( اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا ) صحیح بخاری و مسلم۔

اور اسی طرح صحیح میں حدیث ہے کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پکا کرنے اور ان پر بیٹھنے اور ان پر عمارت کرنے سے منع فرمایا۔

تو اب اس حدیث کی بنا پر نہ تو قبر پر کوئی عمارت اور قبہ بنانا جائز ہے اور نہ ہی اس پر خوشبولگانا یا چراغان کرنا اور نہ ہی کپڑے اور غلاف چڑھانا تو یہ سب کچھ ممنوع اور شرک کے وسائل ہیں۔

اور اسی طرح قبر کے پاس نماز بھی نہیں پڑھی جائے گی اس لیے کہ جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

( ہوشیار رہو تم سے پہلے لوگوں نے انبیاء اور صالحین کی قبروں کو مساجد بنا لیا تھا تو تم قبروں کو مساجد نہ بنانا میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں ) صحیح مسلم۔

یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ قبروں کے پاس نہ تو نماز پڑھی جائے اور نہ ہوانہیں مسجد بنایا جائے ، اس لیے کہ یہ شرک کے وسائل اور اسی طرح غیر اللہ کی عبادت و دعا اور ان سے استعانت اور ان کے لیے نذرو نیاز اور ان کی

قبروں کو باعث برکت سمجھتے ہوئے انہیں چھونا یہ سب ایسے کام ہیں جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور بچنے کا کہا ہے ۔

صرف قبروں کی شرع طریقہ سے ہی زیارت کی جا سکتی ہے جو کہ بغیر کسی سفر کے ہواور صرف اس کے لیے دعائے مغفرت رحم تک محدود رہے ۔

اللہ تعالیٰ ہی توفیق بخشنے اور صراط مستقیم کی راہنمائی کرنے والا ہے ۔